وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ

اور فتح کی خبریں آنے لگیں

قاری عبدالہادی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اور فتح کی خبریں آنے لگیں

قاری عبدالہادی

ادارۂ حطین

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾

(النور:۵۵)

''اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں کہ ان کو اسی طرح زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بنا چکا ہے، اور ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے مستحکم و پائیدار کرے گا، اور ان کی (موجودہ) حالتِ خوف کو امن سے بدل دے گا، بس وہ میری بندگی کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں''۔

نامِ کتاب	اور فتح کی خبریں آنے لگیں
نامِ مؤلف	قاری عبدالہادی
تعداد	۵۰۰۰
تاریخِ اشاعت	شعبان ۱۴۳۰ھ
ناشر	ادارۂ حطین
قیمت	

''اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللهَ وَ رَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِى الْاَذَلِّيْنَ. كَتَبَ اللهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىْ اِنَّ اللهَ قَوِىٌّ عَزِيْزٌ.'' (سورة المجادلة :۲۰،۲۱)

''بلاشبہ جولوگ اللہ اوراس کے رسول کی مخالفت کرر ہے ہیں وہ نہایت ذلیل ہوں گے۔اللہ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے پیغمبر ضرور غالب رہیں گے۔ بے شک اللہ زور آور (اور) زبردست ہے''۔

فتح......اہلِ ایمان کا مقدر

اخروی کامیابی اور دنیاوی فتح ونصرت اہلِ ایمان ہی کا مقدر ہے...... یہ اللہ رب العزت کا وعدہ ہے، قرآن کا فیصلہ ہے، نبویؐ بشارت ہے، ایک ایسی حقیقت ہے جسے تبدیل کرنا کسی بشر کے بس کی بات نہیں'' **لا تبديل لكلمات الله**''! یہ تو ممکن ہے کہ کبھی اللہ تعالیٰ کی جانب سے اہلِ ایمان کی آزمائش کا عرصہ طویل ہو جائے، ''یہاں تک کہ رسول اور اس کے اہلِ ایمان ساتھی بھی پکار اٹھیں کہ اللہ کی نصرت کب آئے گی؟'' لیکن یہ ممکن نہیں کہ صبر و آزمائش کے اس مرحلے کے بعد انجامِ کار کفار و فجار کے حق میں رہے، ''**والعاقبة للمتقين**''!

جہادی بیداری کی عالمگیر لہر

الحمدللہ امتِ مسلمہ آج ایک طویل عرصے بعد کفر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ہر ہر محاذ پر اس کا مقابلہ کر رہی ہے اور نہ صرف کفر کا عالمگیر غلبہ بلکہ خود اس کا اپنا وجود بھی خطرے میں نظر آ رہا ہے۔خلافتِ عثمانیہ کے سقوط کے بعد غلامی کے جس تکلیف دہ مرحلے سے اس امت کو گزرنا پڑا، آج اس کا خاتمہ قریب نظر آتا ہے۔قوموں کی زندگی میں ایک صدی کا عرصہ کوئی معنی نہیں رکھتا۔دنیا کی دیگر اقوام کی تاریخ پر نگاہ دوڑانے سے محسوس ہوتا ہے کہ امتِ مسلمہ کا شیرازہ مکمل طور پر بکھر جانے کے بعد مسلمانوں کا دوبارہ ایک صدی کے اندر پوری قوت وشدت سے مزاحمت کے لیے اٹھ کھڑا ہونا اور اس عالمِ ضعف میں ایک عالمی طاقت کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے دوسری کی گردن پر بھی ہاتھ ڈال لینا ایک غیر معمولی امر ہے۔ بلاشبہ یہ امر اس بات کی واضح دلیل ہے کہ:

☆ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو دین عطا فرمایا ہے وہ اپنے اندر وحی کی ایسی حیرت انگیز قوت رکھتا ہے جس کے سامنے بڑی بڑی مادی قوتیں پاش پاش ہو کر بکھر جاتی ہیں اور جس کو مضبوطی سے تھامنے والے جلد ہی زمانے کی سیادت کے منصب پر فائز ہو جاتے ہیں، جبکہ وحی کی روشنی سے محروم اقوام ......خواہ وہ کتنے ہی بلند و بالا فلسفوں اور انسانی عقل کی پیداوار نام نہاد علوم پر اپنی عمارت کھڑی کریں......لامحالہ ان کے قدموں میں سر رکھنے پر مجبور ہوتی ہیں۔

☆ امتِ مسلمہ کی یہ بیداریٔ نو اس بات کا بھی بیّن ثبوت ہے کہ یہ امت جب تک جہاد کرتی رہے گی، نصرتِ الٰہی اس کے ساتھ رہے گی، اور جب بھی یہ اس حکم سے اعراض برتے گی...... حدیثِ نبویؐ کے عین مطابق......''اللہ اس پر ذلت مسلط فرمادیں گے''۔

مغربی مفکرین کے دعووں کا ابطال

یہود کی سرپرستی میں قائم ہونے والے عالمی نظامِ کفر کے فکری سرغنہ کل تک ''دی اینڈ آف ہسٹری'' جیسی کتابیں لکھ کر یہ دعوے کر رہے تھے کہ مغربی تہذیب انسانی ترقی کی معراج ہے اور اب انسانوں کے لیے مغرب کے عطا کردہ نظامہائے سیاست، معاشرت و معیشت سے بہتر نظام لانا ممکن ہی نہیں......آج عراق کے گلی کوچوں اور افغانستان کے پہاڑوں میں تقریباً سات سال سے مسلسل درگت بنوانے کے بعد یہ لغو اور جاہلانہ فلسفے پیش کرنے والوں کے دماغوں کا خلل بھی ٹھیک ہو گیا ہے۔ یہ حقیقت تو اب کسی دلیل کی محتاج نہیں رہی کہ عالمی صلیبی صہیونی اتحاد عراق میں جنگ ہار چکا ہے اور اب تمام تر غور و فکر اور مشاورت کا مقصد باعزت واپسی کا راستہ ڈھونڈنا ہے۔

افغانستان میں اتحادی افواج کی درگت

الحمدللہ افغانستان کی سرزمین پر بھی حالات کچھ زیادہ مختلف نہیں۔ گزشتہ سال (۱۴۲۸ھ) امریکہ اور اس کے اتحادیوں پر بہت بھاری گزرا ہے۔ سال بھر میں کل ۱۴۰ شہیدی حملے ہوئے اور مجاہدین کی مختلف کارروائیوں میں کل دو ہزار ایک سو ساٹھ (۲۱۶۰) اتحادی فوجی مردار ہوئے۔ افغانستان کے بارہ (۱۲) صوبوں پر امارتِ اسلامیہ نے اپنی مضبوط گرفت قائم کر کے وہاں ایک ڈھیلا ڈھالا سا انتظامی و عدالتی ڈھانچہ قائم کر دیا ہے، جب کہ صلیبی فوجوں کی ان صوبوں میں زمینی موجودگی مراکزِ شہر تک محدود کر دی گئی ہے۔ افغانستان میں ۱۴۲۸ھ کے اختتام تک تنہا امریکہ کے جنگی اخراجات ہی ۱۴۰ بلین ڈالر تک پہنچ چکے

تھے جس سے امریکہ کی معاشی کمر ٹوٹ کر رہ گئی ہے۔ پچاس ہزار (۵۰،۰۰۰) فوجیوں پر مشتمل صلیبی لشکر اور ایک لاکھ بیس ہزار (۱۲۰،۰۰۰) افغان فوجیوں پر مشتمل لشکرِ ارتداد مل کر بھی افغانستان کی غیرت مند سرزمین سے اٹھنے والی جہادی لہر کو نہیں روک سکے، **وللّٰہ الحمد!**

دشمن کا اعترافِ شکست

اللہ کا فضل و احسان ہے کہ دشمن کے لیے مجاہدینِ اسلام کی کامیابیوں پر مزید پردے ڈالنا ممکن نہیں رہا اور اس نے خود ہی اپنی شکست کا اعتراف کر لیا ہے۔ نیٹو کے سابق سپہ سالارِ اعلیٰ جنرل جیمز ایل جونز کی سربراہی میں قائم ہونے والی ''اٹلانٹک کونسل'' کی جاری کردہ رپورٹ برملا کہتی ہے کہ:

''کسی غلط فہمی میں نہ رہیے، نیٹو افغانستان کی جنگ قطعاً نہیں جیت رہا!''

اسی طرح نیٹو اتحاد کی جانب سے افغانستان میں تعینات اعلیٰ ترین فوجی عہدیدار جنرل ڈین میک نیل نے کچھ عرصہ قبل نیٹو ممالک کے ویلینس (لتھوینیا) میں منعقدہ وزرائے دفاع کے اجلاس میں میں کہا کہ:

''ہمیں افغانستان میں فتح پانے کے لیے کم از کم چار لاکھ (۴۰۰،۰۰۰) مزید فوجی درکار ہیں''۔

صلیبی صہیونی اتحاد میں دراڑیں

الحمدللہ اس صلیبی صہیونی اتحاد میں پڑنے والی دراڑیں دن بہ دن نمایاں ہوتی جا رہی ہیں۔ کینیڈا نے صراحتاً اعلان کر دیا ہے کہ ملا محمد عمر کے آبائی شہر قندھار میں امن برقرار رکھنے کے لیے اس کے ۲۵۰۰ فوجی بالکل ناکافی ہیں، لہٰذا اگر اس کی امداد کو مزید ایک ہزار نیٹو فوجی نہ آئے تو وہ اس سال کے اخیر تک اپنی فوج افغانستان سے نکال لے گا۔ دوسری جانب نیٹو ممالک کا حال یہ ہے کہ وہ اپنا ایک بھی مزید فوجی خطرے میں ڈالنے سے کترا رہے ہیں۔ چنانچہ جب جرمنی کی فوج سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنا ۳۲۰۰ فوجیوں پر مشتمل دستہ افغانستان کے شمالی صوبوں سے نکال کر (جہاں ان کی جانیں نسبتاً کم خطرے میں ہیں) جنوبی صوبوں میں بھیج دیں (جو طالبان کا گڑھ ہیں) تو انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ یہی حالات دیکھتے ہوئے برطانوی وزیرِ دفاع میلی بینڈ نے دس فروری سن ۲۰۰۸ء کو ''ڈیلی ٹیلی گراف'' سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ:

''افغانستان کے مسئلے کا تنہا کوئی عسکری حل ممکن نہیں...... عسکری حل کے ساتھ ساتھ اقتصادی حل اور نظامِ حکومت کی بہتری پر بھی بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے''۔

امریکہ کو جب پیروں تلے زمین کھنچتی محسوس ہوئی تو اس کا وزیرِ دفاع روبرٹ گیٹس بھی نیٹو ممالک کے وزرائے دفاع کے اجلاس میں اپنا غصہ و پریشانی نہ چھپا پایا اور یہ کہے بغیر نہ رہ سکا کہ:

''کچھ یورپی اقوام افغانستان میں نہ تو طالبان کے خلاف لڑنے کے لیے تیار ہیں، نہ ہی اپنے فوجی مروانے کے لیے!''

عالمِ نزع میں تڑپتی مغربی تہذیب

الحمدللہ مغربی تہذیب کی عالمگیر شکست اب نوشتۂ دیوار ہے، ایک ایسا نوشتہ جسے ہم سے پہلے خود اس نے پڑھ لیا ہے۔ چنانچہ وہ ذبح کیے جانے والے جانور کی مانند اضطراب کی کیفیت میں دیوانہ وار ہر سمت ہاتھ پاؤں مار رہی ہے، حالانکہ ہر مرتبہ ہاتھ پاؤں مارنے سے مجاہدین کا خنجر اس کے حلق کی گہرائیوں میں مزید پیوست ہوتا چلا جاتا ہے۔ گزشتہ کچھ عرصے میں صلیبی صہیونی اتحاد نے وہ دیوانی حرکتیں کی ہیں جس کی مثال تاریخِ عالم میں مشکل ہی سے ملتی ہے۔ دیوانی ہذیانی حرکتوں کا یہ سلسلہ گوانتانامو بے میں تکریمِ انسانیت کی دھجیاں بکھیرنے والی جیل کے قیام سے شروع ہوا۔ پھر اسی کے تسلسل میں ابوغریب و بگرام جیل میں معزز بھائیوں اور عفت مآب بہنوں کی عزتیں پامال کی گئیں، غزہ کی بستی میں اہلِ ایمان کا چہار سو محاصرہ کر کے ان کو بے دریغ قتل کیا گیا، صومالیہ میں اٹھنے والی جہادی تحریک کو فضائی بمباریوں اور مقامی کٹھ پتلیوں کی پشت پناہی کے ذریعے دبانے کی کوشش کی گئی ......لیکن ان تمام حرکتوں میں سب سے گھٹیا اور رذیل حرکت قرآنِ عظیم اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کلیسا اور یورپی حکومتوں کی سرپرستی کے تحت بار بار گستاخی کا ارتکاب ہے۔ یہ حرکتیں اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ مغربی تہذیب کی موت اب بالکل نزدیک آن لگی ہے۔ یہ رذیل حرکتیں ان شاء اللہ صلیبی صہیونی اتحاد کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوں گی اور اللہ کے اذن سے وہ وقت اب قطعاً دور نہیں جب مجاہدینِ اسلام عذابِ الٰہی کا کوڑا بن کر ان پر برسیں گے، ان کے مال کو بطور غنیمت ضبط کریں گے، ان کے لڑکوں کو غلام اور ان کی عورتوں کو لونڈیاں بنائیں گے اور ان کا غرور و تکبر پاش پاش کر کے انہیں اسلام کے سامنے ناک رگڑ کر جزیہ دینے پر مجبور کریں گے، ''**وذلك جزاء الكافرين**''!

کفر و اسلام کے لشکروں میں تمیز کا الٰہی انتظام

اسلام اور صلیب کے اس عالمگیر معرکے کا ایک اور پہلو بھی قابلِ توجہ ہے کہ اس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے کفر

واسلام کی صفیں جدا کرنے کے خصوصی اسباب پیدا فرما دیئے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشین گوئی پوری ہو رہی ہے کہ عنقریب وہ زمانہ آئے گا جب تمام لوگ دو خیموں میں بٹ جائیں گے:

"......**فسطاط إيمان لا نفاق فيه، و فسطاط نفاق لا إيمان فيه**".

"......ایک ایمان کا خیمہ جس میں نفاق کا کوئی شائبہ نہ ہوگا، دوسرا منافقت کا خیمہ جس میں ایمان کا کوئی شائبہ نہ ہوگا۔"

(أبو داود، كتاب الفتن و الملاحم، باب ذكر الفتن و دلائلها)

اسلام تو پہلے بھی یہی مطالبہ کرتا تھا کہ دین میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور مذبذبین کا سارویہ نہ اختیار کرو کہ "لَا اِلٰی هٰٓؤُلَاۗءِ وَ لَا اِلٰی هٰٓؤُلَاۗءِ" (نہ اِن کے ساتھ ہو اور نہ اُن کے ساتھ)......لیکن اس مرتبہ تو کفر کے امام نے بھی منافقت و دورنگی کو برداشت کرنے سے انکار کر دیا اور صراحت سے یہ اعلان کیا کہ:

"آج ہر قوم کو فیصلہ کرنا ہوگا......یا تو آپ ہمارے ساتھ ہیں یا پھر دہشت گردوں کے ساتھ"۔

یہ صلیب اور اسلام کے اس جدید معرکے کی سب سے نمایاں اور مثبت خصوصیت رہی ہے کہ منافقین کے لیے کوئی درمیان کی راہ نہیں بچی۔ یا تو انہیں اسلام کے ساتھ کھڑے ہو کر اپنے ایمان کا عملی ثبوت دینا پڑا ہے، یا پھر انہوں نے صریح ارتداد کی راہ اختیار کی ہے۔ چنانچہ آج امت کے لیے دوست و دشمن کی پہچان کچھ زیادہ مشکل نہیں رہی۔ "الولاء والبراء" کا فراموش کردہ عقیدہ آج پھر سے تازہ ہو گیا ہے۔ وہ آستین کے سانپ جو عرصۂ دراز سے اس امت کو ڈس ڈس کر اندر ہی اندر سے کھوکھلا کر رہے تھے، جن کی سازشوں اور کفر کے ساتھ ساز باز ہی کے نتیجے میں خلافتِ عثمانیہ کا سقوط ہوا، جو حیاتِ ملت کے فیصلہ کن موقعوں پر کبھی میر جعفر اور میر صادق بن کر ظاہر ہوئے اور کبھی جمال عبدالناصر، فہد، قذافی، کرزائی، علاوی، محمود عباس، بے نظیر اور پرویز کی صورت میں نمودار ہوئے......آج کے اس تاریخی عالمگیر معرکے نے ایسے سب کرداروں کو امت کے سامنے پوری طرح بے نقاب کر دیا ہے۔

مسلم سرزمینوں پر مسلط دشمنِ دین اور خائنِ ملت حکومتیں

بلاشبہ اس جہاد کا سب سے بڑا تحفہ یہی ہے کہ امت نے اپنی گردن پر مسلط حکمرانوں اور ان کی حفاظت پر مامور افواج کا مکروہ چہرہ پہچان لیا ہے۔ حدیث کے مطابق "مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں

ڈسا جاتا''......پس یہ امتِ ایمان ان شاء اللہ دوبارہ کبھی دھوکہ نہیں کھائے گی، دوبارہ کبھی ان سازشیوں کی چکنی چپڑی باتوں پر اعتماد نہ کرے گی، ان کفریہ نظامہائے حکمرانی سے کبھی کوئی توقع وابستہ نہ رکھے گی۔ امت نے فلسطین کا سودا کرنے والے محمود عباس، سرزمینِ حرمین کے دروازے کافروں کے لیے چوپٹ کھول دینے والے فہد و عبداللہ، مصر کی دینی تحریکات کا گلا گھونٹنے والے حسنی مبارک، افغانستان پر امریکیوں کو مسلط کروانے والے شمالی اتحاد، عراق میں صلیبیوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو قتل کرنے والی مہدی ملیشیا، کشمیر بیچ ڈالنے والی پاکستانی ایجنسیوں، امارتِ اسلامیہ افغانستان گرانے والے پرویز، عرب وعجم کے آٹھ سو مجاہد بیٹوں کو گرفتار کر کے امریکہ کے حوالے کرنے والی پاکستانی پولیس اور لال مسجد کو خون میں نہلانے والی پرویزی فوج کو بخوبی دیکھ لیا ہے......ان سب نے اپنی دین دشمنی کی ہر دلیلِ ظاہری وحسی فراہم کر کے ہمارے لیے یہ فیصلہ کرنا نہایت آسان کر دیا ہے کہ یہ سب حکومتیں اور فوجیں کفر واسلام کی اس عالمی جنگ میں کس خیمے میں کھڑی ہیں......کفر ونفاق کے اس خیمے میں جس میں ایمان کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا! پس امتِ مسلمہ کے لیے یہ خوشخبری ہے کہ اب کی بار جب مغرب شکست کھائے گا تو یہ صرف صلیب ہی کی شکست نہ ہوگی، بلکہ اللہ کے اذن سے مسلم سرزمینوں پر مسلط تمام کفریہ نظام اور ان نظاموں کے تمام محافظوں کی بساط بھی ساتھ ہی لپٹ جائے گی۔

امت کی ذمہ داریاں

پس ضرورت اس امر کی ہے کہ:

☆ امت اس حقیقت کو جان لے کہ اسلام وکفر کے اس عالمگیر معرکے میں فتح اہلِ ایمان ہی کا مقدر ہے، اور صلیبی مغرب کی فیصلہ کن شکست کا وقت ان شاء اللہ بہت قریب آن لگا ہے۔

☆ امتِ مسلمہ یہ بات بھی سمجھ لے کہ عالمی صلیبی صہیونی اتحاد کو آج جس شکست کا سامنا ہے وہ اسی فریضۂ جہاد کے احیاء کا نتیجہ ہے جس کے ذریعے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکینِ مکہ کی قوت توڑی تھی اور جس کے ذریعے آخرِ کار عیسیٰ علیہ السلام دجال و دجالی تہذیب کو فیصلہ کن شکست دیں گے۔ پس دین کو مضبوطی سے تھامنا اور انبیاء علیہم السلام والے اس راستے پر چلنا ہی امت کے لیے راہِ نجات ہے۔

☆ امت کو مغربی تہذیب سے مستعار لیے ہوئے تمام جمہوری راستوں کو واضح طور پر مسترد کرنا ہوگا ورنہ نہ صرف یہ کہ آخرت میں کچھ ہاتھ نہ آئے گا، بلکہ دنیا میں بھی مغربی تہذیب کی شکست کے ساتھ ہی یہ تمام مغربی نظام وافکار دم توڑ دیں گے، اور بالآخر ذلت ورسوائی کے سوا کچھ نہ ملے گا۔

☆ کفر واسلام کے اس عالمی معرکے نے مسلم امت پر مسلط حکمرانوں اور افواج کو بے نقاب کر دیا ہے اور یہ حقیقت واضح کر دی ہے کہ اسلامی سرزمینوں پر مسلط کفریہ نظام اور یہ نظام چلانے والے...... سب کفر کے ساتھی ہیں۔ پس امت کو چاہیے کہ وہ ان دین دشمنوں کے چہرے اچھی طرح پہچان لے تا کہ کل کو اگر پانسہ پلٹتا دیکھ کر یہ غدار خیر خواہ کے روپ میں ہمارے پاس آئیں اور مذاکرات و سیاسی کھیل تماشوں میں الجھا کر جہاد کے ثمرات ضائع کرنا چاہیں تو انہیں جواب میں تلوار کے سوا کچھ نہ ملے۔ اللہ نے اسی تلوار کے ذریعے اسلام کو پہلی مرتبہ عزت بخشی تھی، یہی تلوار اب بھی اسے غلامی کے پھندوں سے مکمل نجات دلائے گی۔

☆ جہاد آج فرضِ عین ہے۔ اس فرض پر لبیک کہتے ہوئے امت کے باسعادت نوجوان اللہ کی راہ میں نکلے اور اللہ نے ان کی قلیل تعداد اور محدود وسائل میں اتنی برکت ڈالی کہ پورا عالمِ کفر آج کے ان نام ہی سے لرزہ براندام ہے۔ الحمد للہ یہ قافلۂ جہاد نصرتِ الٰہی کے سائے میں اپنی فطری رفتار سے سوئے منزل رواں دواں ہے۔ پس یہ امت کے ہر اس مخلص فرد کے لیے لمحۂ فکریہ ہے جس کے قدم ابھی تک گھروں سے نہیں نکلے کہ کہیں اس سے قافلہ چھوٹ نہ جائے!

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين!

مطبوعاتِ حطین

☆ کفار سے براءت کا قرآنی عقیدہ — مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ

☆ مسلمانوں کے تعلقات کی اساس؛ لاالہ الا اللہ — سید قطب شہید رحمۃ اللہ علیہ

☆ چہروں کی نہیں، کفریہ نظام کی تبدیلی مقصود ہے! — قاری عبدالہادی

☆ من لی بهذا الخبیث؟ — محمد مثنیٰ حسان
(کون ہے جو میری حُرمت کی خاطر اس خبیث سے نمٹے؟)

☆ یہ تہذیبی تصادم نہیں، صلیبی جنگ ہے! — مولانا ابومحمد یاسر

☆ مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟ — شیخ احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

☆ استاد المجاہدین؛ استاد یاسر کے ساتھ ادارۂ حطین کی گفتگو — مترجم: محمد مثنیٰ حسان

☆ جہاد فی سبیل اللہ کے اساسی مقاصد — محمد مثنیٰ حسان

☆ درسِ حدیثِ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ — شیخ ابوعبداللہ حفظہ اللہ

زیرِ طباعت

☆ حکمرانوں کی قربت سے بچو!

(امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''**ما رواہ الأساطین في عدم المجيء إلى السلاطین**'' کا اردو ترجمہ) — مترجم: مولانا عبیدالرحمٰن

......ادارۂ حطین کی تمام مطبوعات اپنے قریبی کتب خانوں سے طلب کی جاسکتی ہیں!......

’’الحمدللہ امتِ مسلمہ آج ایک طویل عرصے بعد کفر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ہر ہر محاذ پر اس کا مقابلہ کر رہی ہے اور نہ صرف کفر کا عالمگیر غلبہ بلکہ خود اس کا اپنا وجود بھی خطرے میں نظر آ رہا ہے۔ خلافتِ عثمانیہ کے سقوط کے بعد غلامی کے جس تکلیف دہ مرحلے سے اس امت کو گزرنا پڑا، آج اس کا خاتمہ قریب نظر آتا ہے۔ قوموں کی زندگی میں ایک صدی کا عرصہ کوئی معنی نہیں رکھتا۔ دنیا کی دیگر اقوام کی تاریخ پر نگاہ دوڑانے سے محسوس ہوتا ہے کہ امتِ مسلمہ کا شیرازہ مکمل طور پر بکھر جانے کے بعد مسلمانوں کا دوبارہ ایک صدی کے اندر پوری قوت و شدت سے مزاحمت کے لیے اٹھ کھڑا ہونا اور اس عالمِ ضعف میں ایک عالمی طاقت کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے دوسری کی گردن پر بھی ہاتھ ڈال لینا ایک غیر معمولی امر ہے‘‘۔

’’الحمدللہ مغربی تہذیب کی عالمگیر شکست اب نوشتۂ دیوار ہے، ایک ایسا نوشتہ جسے ہم سے پہلے خود اس نے پڑھ لیا ہے۔ چنانچہ وہ ذبح کیے جانے والے جانور کی مانند اضطراب کی کیفیت میں دیوانہ وار ہر سمت ہاتھ پاؤں مار رہی ہے، حالانکہ ہر مرتبہ ہاتھ پاؤں مارنے سے مجاہدین کا خنجر اس کے حلق کی گہرائیوں میں مزید پیوست ہوتا چلا جاتا ہے‘‘۔